REGD NL 5254 181

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

روزنامہ

لاہور

فون نمبر ۲۹۷۹

یوم جمعہ

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

چندہ سالانہ بیرون پاکستان تیس روپے

۱۵ جمادی الاول ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵	۲۳ تبلیغ ۱۳۳۰ ہش	۲۳ فروری ۱۹۵۱ء	نمبر ۴۶

پروفیسر قاضی محمد اسلم کی علالت

لاہور ۲۲ فروری۔ محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب دس روز سے ٹائیفائڈ کے عارضے سے صاحب فراش ہیں۔ بخار اتر گیا ہے۔ الحمد للہ۔ نقاہت باقی ہے جس کے لئے احباب سے التجا ہے۔ کہ وہ قاضی صاحب موصوف کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ —

نیز قاضی صاحب محترم نے الفضل کے نام ایک خط کے ذریعہ ان تمام احباب کا دلی شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے آپ کی صحتیابی کے لئے دعائیں کیں۔ اور گھر آکر خیریت دریافت کرکے دلبستگی کا موجب بنتے رہے۔ اور الفضل کے ذریعہ ان احباب سے معذرت چاہی ہے۔ جنہیں خواہش کے باوجود جواب نہیں لکھ سکے۔

ریاست جموں وکشمیر میں رائے شماری کے دوران میں اقوام متحدہ کی فوجیں رکھی جائیں

لیک سکسیس ۲۲ فروری۔ برطانیہ اور امریکہ نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ ریاست جموں وکشمیر میں رائے شماری کے دوران میں اقوام متحدہ کی فوجیں رکھی جائیں۔ اور ریاست سے موجودہ فوجوں کے انخلا کے سلسلے میں اگر کسی مسئلے پر تنازعہ پیدا ہو جائے۔ تو ایسے تنازعے کا فیصلہ بذریعہ ثالثی ہی کرایا جائے۔ نیز امریکہ اور برطانیہ نے ریاست جموں وکشمیر کے متعلق حال ہی میں جو تازہ مشترکہ قرارداد کونسل میں پیش کی ہے کل رات برطانوی نمائندے نے اس پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس کی مجوزہ نام نہاد آئین ساز اسمبلی کے قیام کا مطلب اقوام متحدہ کی تمام ہدایات کو پس پشت ڈال دینے کے مترادف ہے۔ اور اس کا قیام واضح طور پر پاکستان وہندوستان کے درمیان ان سمجھوتوں کے منافی ہوگا۔ جو دونوں میں ریاست جموں وکشمیر میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کرانے کے سلسلے میں پہلے ہو چکے ہیں۔ قرارداد میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ ہندوستانی نمائندہ کونسل کو یقین دلائے۔ کہ استصواب سے پہلے مہاراجہ کی حکومت یا خود ہندوستان کسی ایسی تجویز پر عمل نہیں کرےگا۔ جس سے کہ استصواب پر اثر پڑے۔ یا ان وعدوں پر اثر ڈالنا مقصود ہو۔ جو اس سلسلے میں وہ پہلے اقوام متحدہ سے کر چکا ہے۔ استصواب رائے کے ایام میں ریاست میں ایک غیر جانبدار فوج کا قیام ان بہت سی الجھنوں کو کم کر دےگا۔ جو استصواب کے بارے میں پیدا ہو سکتی ہیں۔ برطانوی نمائندے نے تقریر کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ کہ اگر اقوام متحدہ کے نمائندے کو اپنے مشن میں ناکامی ہوئی۔ تو پاکستان وہندوستان کو ثالثی کے فیصلے پر تیار رہنا چاہیئے۔ کیونکہ کشمیر کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جس کو طاقت سے حل کرنے کا ذریعہ بہت زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ سر اوون ڈکسن نے اس مسئلہ کو ادارہ اقوام متحدہ سے باہر حل کرنے کی جو تجویز پیش کی تھی اس کو رد کرتے ہوئے اقوام متحدہ اس معاملے میں دونوں ملکوں کے درمیان مصالحت کرانے کے لئے ہر امکانی کوشش کرےگی وہ ایسے نازک معاملے میں ایسے خطرناک مرحلے پر چپ چاپ نہیں رہ سکتی۔ اسے اپنی سمجھوتے کی کوشش ہر حال میں جاری رکھنی چاہیئے۔ امریکی نمائندے نے تقریر کرتے ہوئے شیخ عبداللہ کی نام نہاد مجوزہ آئین ساز اسمبلی کی مذمت کی۔ کہ ایسا کوئی اقدام کونسل کی منظوری کے بغیر نہیں ہونا چاہیئے۔

اینگلو امریکن قرارداد میں ہندوستان کو خوش رکھنے کی پالیسی کارفرما ہے

لاہور ۲۲ فروری۔ آج یہاں بیس پاکستانی روزنامہ وہفتہ وار جرائد کے مدیران نے ایک بیان میں اینگلو امریکی مشترکہ قرارداد متعلقہ کشمیر پر تبصرہ کرتے ہوئے ایڈیٹرز کے بیان جس میں اس امر کا اظہار کیا کہ اس میں بدستور ہندوستان کو خوش کرنے کی پالیسی کارفرما ہے۔ اور حکومت سے اپیل کی ہے۔ کہ جب تک بعض قابل اعتراض حصے نکل نہ جائیں۔ وہ اس قرارداد کو منظور نہ کرے۔

انگریزی کی اصطلاحات ومحاورات کا اردو میں ترجمہ کرنے والا بورڈ تین ہزار اصطلاحات تیار کر چکا ہے

لاہور ۲۲ فروری۔ (سرکاری اطلاع) لاہور کا مترجمین کا بورڈ اردو میں ان اصطلاحات ومحاورات کا ایک معیاری فرہنگ تیار کرنے میں مصروف ہے۔ جو اس صوبے کے سرکاری دفاتر میں روزمرہ استعمال میں آتے ہیں۔ اسے اب تک مختلف دفاتر سے ۱۲½ ہزار کے قریب اصطلاحات ومحاورات ترجمے کے لئے موصول ہو چکی ہیں۔ بورڈ نے اس وقت تک ۵ ہزار اصطلاحات ومحاورات کا ابتدائی ترجمہ اور تقریباً تین ہزار اصطلاحات کے ترجمے پر نظر ثانی کر لی ہے۔ گذشتہ ماہ اگست میں حکومت پنجاب نے ایک حکم کے ذریعہ تمام دفاتر کو انگریزی زبان میں کام اور خط وکتابت دن بدن کم کرنے اور دفتری کاروبار میں زبان کی امکانی تبدیلی کے متعلق قلیل عرصہ میں جاری ہونے والے حکم کے لئے تیار رہنے کے لئے کہا تھا یہ حکم چھ ماہ سے نافذ العمل ہے۔ اور سکرٹریٹ کے دفاتر میں کام کا بیشتر حصہ اب اردو ہی میں تکمیل پذیر ہوتا ہے۔ بورڈ کے بعد محاورات واصطلاحات کو اصول وضع کرنے والی کمیٹی کے پاس بھیجا جاتا ہے۔ جو اب تک چھ سو کے قریب اصطلاحات کو معیار کے مطابق وضع کر چکی ہے۔ جن کے متعلق محکمہ اور سرکاری زبان کی کمیٹی کی منظوری کا انتظار ہے۔ سرکاری زبان کی کمیٹی چھ سب کمیٹیوں پر مشتمل ہے۔ (۱) جوڈیشل کمیٹی، قانونی عدالتوں اور قوانین کے ترجمہ کے بارے میں (۲) ضابطہ کمیٹی ضوابط دستور العمل اور طریقہ کار کے بارے میں (۳) ٹیکنیکل سب کمیٹی انجنیئرنگ اور محکمہ صنعت وحرفت کے بارے میں (۴) تعلیمی سب کمیٹی تعلیمی اداروں سے متعلقہ (۵) کامرس کمیٹی اردو سٹینوگرافی اور اردو سے متعلقہ مسائل کے بارے میں۔ (۶) اور زبان کے متعلق سب کمیٹی اصطلاحات کو معیاری بنانے اور لغات وغیرہ مرتب کرنے کے لئے ضروری مواد فراہم کرتی ہے۔

پاکستانی دستور یہ کا اجلاس

کراچی ۲۲ فروری۔ پاکستانی دستور یہ کا آئندہ اجلاس بحیثیت آئین ساز اسمبلی آئندہ ماہ کی ۱۷ تاریخ کو کراچی میں ہوگا۔

کراچی پورٹ ٹرسٹ کی ہڑتال ختم

کراچی ۲۲ فروری۔ آج کراچی پورٹ ٹرسٹ کے ملازمین کی انجمن کے صدر نے ہڑتال کو فی الفور ختم کر دینے کے فیصلے کا اعلان کر دیا ہے۔ صدر انجمن نے حکومت سے غیر مشروط معافی کے ذریعہ معذرت طلب کی ہے۔ ملازمین فوری طور پر اپنا کام شروع کر رہے ہیں۔

پاک ہند تجارتی گفتگو کا چوتھا دن

کراچی ۲۲ فروری۔ پاکستان وہندوستان کے نمائندوں کے درمیان تجارتی معاہدے کی گفتگو کا آج چوتھا دن تھا۔ پاکستانی وفد کے لیڈر کے انکشاف کے مطابق یہ گفتگو دو ہفتے تک جاری رہےگی۔ آپ نے بتایا بعض اشیاء کے متعلق گفتگو ختم ہو چکی ہے۔ لیکن قیمتوں کا فیصلہ تاحال نہیں ہوا۔

نزدیک و دور سے

لاہور ۲۲ فروری۔ (سرکاری اطلاع) امسال پنجاب کی فصلی مسور کے پہلے تخمینے کے مطابق کاشت شدہ کل رقبہ کا تخمینہ ایک لاکھ تیس ہزار دو سو ایکڑ لگایا گیا ہے۔ جو گذشتہ سال کے اندازے کے مقابلے میں ۵.۵ فی صدی کم لیکن گذشتہ سال کے اصل رقبے کی نسبت ۷.۳ فی صدی زیادہ ہے۔

ٹوکیو ۲۲ فروری۔ (راسٹار) اطلاع آئی ہے کہ خط متوازی کے جنوب میں سیول کے جلے ہوئے شہر سے ۵۰ میل مشرق میں کوریا کے جزیرہ نما کے کوہستانی قلب میں اشتراکی فوجیں دوبارہ جمع ہو رہی ہیں۔

واشنگٹن ۲۲ فروری (راسٹار) معلوم ہوا ہے کہ اسرائیل نے امریکہ سے گندم اور کھاد کی درخواست کی ہے۔ نیز اسلحہ بھی طلب کئے ہیں۔

ڈھاکہ ۲۲ فروری۔ کل صوبائی اسمبلی کے ایوان میں مشرقی بنگال کے وزیر خزانہ نے بجٹ پیش کیا۔ جس میں ۱۹۵۰-۵۱ء کے لئے ۳.۹۷ کروڑ کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ آمد ۷ کروڑ کے قریب اور خرچ ۲.۹۷ کروڑ کے لگ بھگ اندازہ کیا گیا ہے۔ اس خسارے کو ضمنی ٹیکسوں کے علاوہ مرکز سے [illegible] کر پورا کیا جائےگا۔

نئی دہلی ۲۲ فروری (راسٹار) معلوم ہوا ہے کہ برما کے خریداری کے کمیشن نے اسی سال سے ہندوستان سے ۵۰ لاکھ روپے کا بری فوجوں کے استعمال کے لئے فوجی سامان خریدنے کا تہیہ کیا ہے۔

برسیلز ۲۲ فروری (راسٹار) آزاد ٹریڈ یونینوں کی بین الاقوامی کنفڈریشن کی نگہبانی کمیٹی اپنے اجلاس میں (جو کل ختم ہوگا) اشتراکی مخالف کارکنوں کی ایشیائی علاقائی کانفرنس کراچی میں منعقد کرنے تیار کر رہی ہے۔

عمان ۲۲ فروری۔ (راسٹار) مشترک اردنی یہودی صلح کمیشن نے اپنے بیت المقدس کے اجلاس میں جارحانہ کاروائیوں کو روکنے کے لئے سرحد کے دونوں جانب فوجوں میں اضافہ کرنے کی تجویز منظور کر لی ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۱۵ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق ضروری اعلان

انتخاب نمائندگان کے متعلق حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت اخبار الفضل مورخہ ۲/۱۰ ۵۱ء میں شائع ہو چکی ہیں۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ اور رائے دہندگان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کو بھی مدنظر رکھیں :-

(۱) نمائندہ مخلص اور صاحب الرائے ہو۔

(۲) جس جماعت کی طرف سے نمائندہ منتخب کیا جائے وہ اس جماعت میں چندہ دینے والا ہو۔

(۳) شعائر اسلامی کا پابند یعنی داڑھی رکھتا ہو۔

(۴) طالب علم نہ ہو۔

(۵) باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو

نوٹ :- بقایا دار نظارت بیت المال کے قواعد کی رو سے وہ ہے جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی حیثیت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو۔

(۶) جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی ہیں :-

جس جماعت کے چندہ دینے والے افراد کی تعداد			
جس جماعت کے چندہ دینے والے افراد کی تعداد	۵۰ تک ہو	:-	۲ نمائندے
″ ″ ″	۵۱ سے ۱۰۰ تک ہو		۳ ″
″ ″ ″	۱۰۱ ″ ۲۰۰ ″		۴ ″
″ ″ ″	۲۰۱ ″ ۵۰۰ ″		۶ ″
″ ″ ″	۵۰۱ ″ ۱۰۰۰ ″		۸ ″
″ ″ ″	۱۰۰۰ سے زائد ہوں	=	۱۲ ″

اس نسبت سے جماعتوں کے امراء مستثنےٰ نہیں ہوں گے۔ یعنی اگر جماعت چار نمائندے بھیجنے کا حق رکھتی ہے تو امیر جماعت بوجہ امارت نمائندہ ہوں گے اور مزید صرف تین کا انتخاب کیا جائے۔

نوٹ :- چندہ دہندگان کی تعداد وہ دیکھی جائے گی جو بیت المال کے کھاتہ جات میں نوٹ ہو گی۔

انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک یہ ہدایت بھی ہے کہ جب کسی جماعت کا نمائندہ منتخب ہوتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو منتخب کر دے۔ بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے۔ اور جو تحریر سیکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے اس میں یہ لکھا جائے کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے فلاں صاحب کو حسب شرائط مطبوعہ اخبار الفضل نمائندہ منتخب کیا ہے۔ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی جماعت کو پوچھے بغیر نمائندہ مقرر نہیں کر سکتے۔ جماعت سے مشورہ لے کر مقرر کرنا ضروری ہے

جماعتیں اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد سے جلد دفتر ہذا کو اسماء نمائندگان سے مطلع کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

جماعتہائے سندھ کیلئے

"احمدیت کا پیغام" سندھی زبان میں چھپوا کر احباب و جماعتہائے سندھ کی خدمت میں بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر کسی جماعت کو نہ پہنچا ہو یا زیادہ تعداد میں ضرورت ہو تو اطلاع آنے پر بھجوایا جا سکتا ہے۔ یہ ٹریکٹ انشاء اللہ تعالےٰ تبلیغ میں بہت ممد ثابت ہو گا۔ امید ہے احباب تبلیغ پر زیادہ توجہ دیں گے۔ کیونکہ تبلیغ ہماری زندگی اور موت کا سوال ہے۔ احمد دین پراونشل سیکرٹری تبلیغ سندھ کنری

ضلع لاہور کے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کا اجلاس

مورخہ ۲۵ فروری بروز اتوار بوقت ۲ بجے بعد دوپہر جامعہ مسجد احمدیہ لاہور میں ضلع لاہور کی مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین کا ایک ضروری اجلاس منعقد ہو گا۔ جس میں مرکز کی ہدایت کے مطابق خدام الاحمدیہ کا دستور اساسی مرتب کرنے والی سب کمیٹی کے لئے ضلع لاہور کی طرف سے ایک نمائندہ منتخب کیا جائے گا۔ ضلع لاہور کے قائدین کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع دیدی گئی ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ بھی انہیں مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ضرور اس اجلاس میں شامل ہوں۔

خاکسار خورشید احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

(۱۰) میری بیوی بیمار اور کمزور ہیں۔ ان کی جلد صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

محمد حسین خان ضلع دار ریونیو منٹگمری

خدام الاحمدیہ کا دستور اساسی

مجالس اپنے نمائندگان انتخاب کر کے جلد اطلاع دیں

شوریٰ خدام الاحمدیہ ۱۹۵۰ء کے موقع پر دستور اساسی پر نظر ثانی کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی تھی جس کے ممبران کے انتخاب کے لئے اطلاع مجالس کو بذریعہ سرکلر لیٹر بھجوائی جا چکی ہے مگر متعدد مجالس نے ابھی تک اس طرف پوری توجہ نہیں کی۔ اس لئے کام شروع نہیں ہو سکا۔

مندرجہ ذیل مقامات کی مجالس اس بارہ میں فوری توجہ کریں۔ اور نمائندگان کا انتخاب کر کے مرکز میں اطلاع دیں تا سب کمیٹی کے اجلاس کے لئے تاریخ مقرر کی جا سکے۔

مجالس ہائے خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا۔ ضلع لائلپور۔ ضلع ملتان۔ ضلع گجرات۔ ضلع راولپنڈی۔ ضلع لاہور۔ کراچی۔ ضلع سیالکوٹ۔ صوبہ سرحد۔ صوبہ مشرقی بنگال۔ صوبہ سندھ کے دونو حلقے اپنے اپنے ضلع اور صوبہ سے ایک ایک نمائندہ منتخب کر کے اطلاع دیں۔ ان مقامات کی مرکزی مجالس اس طرف توجہ کریں اور انتخاب کرائیں۔ نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دعائے مغفرت

مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۵۱ء بوقت ۷ بجے شام چودھری حاجی خدابخش صاحب مہاجر قادیانی تقریباً ایک ماہ کی شدید علالت کے بعد منڈی مرید کے میں فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی بیعت کنندگان میں سے تھے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے والہانہ عشق و محبت رکھتے تھے۔ نہایت متقی پرہیزگار اور صاحب کشوف صحابی تھے۔ احباب مرحوم کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ شیخ محمد بشیر آزاد امرتسری

(۲) میرے والد چودھری کریم بخش صاحب مورخہ ۹ جنوری ۱۹۵۱ء کو اس دار فانی سے رخصت ہوئے مرحوم صحابی تھے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ منیر احمد ۵ اسلم ٹاؤن لاہور

درخواستہائے دعا

(۱) محترمی میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار ایک لمبے عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا چلے آ رہے ہیں جس کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔ احباب کرام درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انکی مشکلات کو جلد حل فرمائے۔

(۲) عزیزم کمال الدین حبیب احمد ابن مکرم مولوی روشن الدین صاحب فاضل مبلغ جماعت احمدیہ مسقط (عرب) سر پر شدید چوٹ آنے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ نذیر احمد سیالکوٹی دفتر سی۔ ایم۔ اے لاہور چھاؤنی

(۳) بندہ کے ایک عزیز دوست کی بچی گذشتہ ۲۲ روز سے بیمار ہے۔ نیز میری اہلیہ مختلف دردوں سے کئی ماہ سے تکلیف میں ہے اور اسی طرح میرا ایک لڑکا ہے جس کا دماغ بہت کمزور ہو گیا ہے۔ مخلصین احباب ان سب کی صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ نقیر اللہ آنریری سیکرٹری بیت المال

(۴) ہمارے محترم بھائی ڈاکٹر میجر سراج الحق صاحب اور نیز انکی ہمشیرہ صاحبہ کوئٹہ میں کئی ہفتوں سے بیمار ہیں۔ مخلصین جماعت سے ان کی صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ نور الحق خان بی۔ ایس۔ سی منٹگمری

(۵) عزیزم مجید احمد سیکرٹری مال لاہور بعارضہ آنکھوں کی خرابی عرصہ سے بیمار ہیں۔ مخلصین سلسلہ سے نہایت دردمندانہ استدعاء ہے کہ خصوصاً ان دعاؤں کے ایام میں عزیز موصوف کو بالالتزام دعاؤں میں یاد رکھیں۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

(۶) خاکسار کی اہلیہ قدرے افاقہ کے بعد پھر زیادہ تکلیف میں ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد اعظم بوتالوی جسونت بلڈنگ لاہور

(۷) خاکسار قریباً ۶ ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہے احباب کرام میری صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے سلسلہ کی بیش از بیش خدمت کی توفیق بخشے آمین

اقبال احمد خان ایاز واقف زندگی

(۸) کمترین کا لڑکا عزیزم فضل حسین شاہ انٹرنس کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ جملہ برادران سلسلہ کی خدمت میں التماس ہے کہ عزیز کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ قریشی محمد حسین شاہ

(۹) خاکسار کے والد محترم چودھری عبدالعزیز صاحب کاٹھگڑھی ربوہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب شفا کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

عبدالکریم کاٹھگڑھی جامعۃ المبشرین ربوہ

روزنامہ "الفضل" لاہور
مورخہ ۲۳ فروری ۵۱ء

مسلّمہ اور غیر مسلّمہ اسلامی فرقے

مزعومہ "اسلامی مملکت کے بنیادی اصول" جو چند علمائے پاکستان کہلانے والوں کے ایک گروہ نے آپ ہی آپ گھڑ لئے ہیں۔ ہم نے کل عرض کیا تھا۔ کہ ان علماء کا یہ فعل خود ان کے اپنے اعتراف کے مطابق بھی ایک بدعت سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا ان علماء نے اسلامی مملکت کے یہ بنیادی اصول بقول خود اس لئے وضع فرمائے ہیں۔ کہ بعض خود ساختہ سوالات کا جواب عملی صورت میں مہیا کیا جائے۔ چنانچہ بیان کے آغاز میں فرمایا گیا ہے۔

ایک مدت دراز سے اسلامی دستور مملکت کے بارے میں طرح طرح کی غلط فہمیاں لوگوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اسلام کا کوئی دستور مملکت ہے بھی یا نہیں؟ اگر ہے تو اس کے اصول کیا ہیں اور اسکی عملی شکل کیا ہو سکتی ہے۔ اور کیا اصول اور عملی تفصیلات میں کوئی چیز بھی ایسی ہے۔ جس پر مختلف اسلامی فرقوں کے علماء متفق ہو سکیں؟ ...... یہ ضرورت محسوس کی گئی ہے کہ تمام اسلامی فرقوں کے چیدہ اور معتمد علیہ علماء کی ایک مجلس منعقد کی جائے۔"

اس تمہیدی بیان میں یہ دعوٰی کیا گیا ہے۔ کہ یہ اصول تمام اسلامی فرقوں کے چیدہ اور معتمد علیہ علماء نے متفقہ طور پر وضع کئے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ اسلامی فرقوں سے ان علمائے کرام کا کیا مطلب ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں مسلم لیگی حکومت کا کیا تصور ہے۔ اور ان دونوں تصورات میں سے کتاب وسنت کے مطابق کونسا ہے۔ علماء کے اس بیان میں تو صرف تمام "اسلامی فرقوں" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ مگر اصولوں میں "مسلمہ اسلامی فرقوں" کے الفاظ آتے ہیں۔ اس لئے بیان میں جو "تمام اسلامی فرقوں" کے الفاظ لکھے گئے ہیں۔ اس کو سہو پر محمول کر کے ہم "مسلّمہ اسلامی فرقوں" کی اصطلاح کے متعلق کسی قدر وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔ مسلم لیگ کے اصولوں کے مطابق تو ہر وہ فرقہ اسلامی فرقہ ہے۔ جو اپنے آپ کو اسلامی فرقہ کہتا ہے۔ یا جس فرقے کے کسی فرد کو غیر مسلم مسلم سمجھتے ہیں۔ لیکن ان علماء نے "اسلامی فرقوں" کی تخصیص "مسلمہ اسلامی فرقے" کر کے ایک متنازعہ فیہ امر بنا دیا ہے۔ سوال ہے کہ کس کے نزدیک "مسلمہ"۔ جب یہ علمائے اسلام یہ اصول وضع کرتے وقت "مسلّمہ" کا لفظ زیر غور لائے ہوں گے۔ تو ان کے ذہن میں "اسلامی فرقوں" کی کوئی نہ کوئی وجہ تقسیم ضرور ہوگی۔ وہ وجہ تقسیم کیا ہے۔ علماء نے اس کو معمہ ہی رہنے دیا ہے۔

اسی پر پھر یہ دعوٰی کیا گیا ہے۔ کہ یہ اصول تمام اسلامی فرقوں کے چیدہ اور معتمد علیہ علماء نے متفقہ طور پر بنائے ہیں۔ یہ کتنا فریب ہے؟ "مسلّمہ" کا لفظ شامل کر کے ایک نہایت واضح بات کو مبہم اور متنازعہ فیہ بنا دیا گیا ہے۔ اور پھر کہا گیا ہے۔ کہ ان اصولوں پر سب متفق ہیں۔ اللہ اللہ!

یہ لفظ ڈالا تو گیا ہے کسی وقتی اور جذباتی اثر کے ماتحت مگر اس ایک لفظ کی زیادتی سے اسلامی فرقوں کے درمیان ایک نہ ختم ہونے والی دائمی جنگ کی بنیاد رکھدی گئی ہے۔ اگر ان اصولوں کی بنا پر کوئی حکومت بنائی جائے۔ تو حکومت کو ایک محکمہ صرف اس لئے کھولنا پڑے گا۔ کہ وہ معلوم کرے کون کون مسلمہ اسلامی فرقہ ہے۔ اور کون کون نہیں۔ اس کے دوران میں قرآن وحدیث کی مختلف تاویلات کے دفتر کے دفتر تیار ہو جائیں گے۔ ایک ذرا سے لفظ نے فتن بین المسلمین کا کتنا عظیم الشان باب کھول دیا ہے۔ حکومت کو کوئی اور کام تو ہوگا ہی نہیں۔ ذرا کسی نے کوئی الگ رائے ظاہر کی۔ اور کچھ ہمخیال پیدا کئے۔ تو حکومت کی مشینری حرکت میں آجائیگی۔ اور نئے سرے سے تمام دینی موروثی علم کے ذخیروں کی سیر ہو جائے گی۔

پھر ذرا ایک اسلامی فرقہ کا نام تو لیجئے جس کو مسلّمہ اسلامی فرقہ کہا جا سکتا ہے۔ سوال ہے کس کا مسلّمہ؟ شیعوں کے نزدیک اہل سنّت مسلّمہ کافر اور سنیوں کے نزدیک شیعہ مسلّمہ کافر۔ اہل حدیث کے نزدیک حنفی مسلمہ کافر۔ اور حنفیوں کے نزدیک اہل حدیث مسلمہ کافر وقس علیٰ ہذا۔ پھر "مسلّمہ اسلامی فرقہ" ہے کونسا؟ کیا ان تمام علماء نے یہ لفظ متفقہ طور پر قبول کر کے اپنے ضمیروں کے خلاف فیصلہ نہیں کیا؟ ایک ہفت روزہ معاصر کے ایک نامہ نگار نے اسی کے متعلق کیا خوب طنز لکھا ہے۔

"ہاں ایک چیز کی ضرور خوشی ہے۔ کہ علمائے دین نے اپنے اختلافات کو مبہم تصورات ہی کی حد تک سہی۔ بہر حال زیر نقاب لانے میں کسی نہ کسی حد تک کامیابی حاصل کر لی ہے"۔

(آفاق ۱۸ر فروری ۱۹۵۱ء)

"مسلّمہ" کا لفظ سہواً نہیں بلکہ عمداً بڑھایا گیا ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ ایک وقتی اور جذباتی ضرورت کے پیش نظر ایسا کیا گیا ہے۔ اور وہ ہے احراری ذہنیت کا تقاضا اور مودودی صاحب کی انتخابی مہم کی مشین کو چر بانا۔ معاصر مذکور کے اسی نامہ نگار کا حوالہ ذیل بھی ملاحظہ ہو۔

"لیکن ایک چیز پر تعجب بھی ہے۔ اگر علماء دین اپنے اندرونی تضاد۔ تفرقہ پردازیوں اور لاتفرقوا کی خلاف ورزیوں پر ریشمی نقاب ہی ڈالنا چاہتے تھے۔ تو حضرات شیعہ کو درخور محفل قرار دینے کے ساتھ قادیانیوں کو کیوں "داخل حسنات" نہیں کیا گیا۔ کیا قادیانیوں کو بھی کلیدی عہدے نہیں دیئے جائیں گے۔ جس طرح ہندوؤں کے لئے تجویز کیا جا رہا ہے۔ کیا انہیں مسلم سوسائٹی کے مسلمہ فرقوں میں سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اس حالت میں جبکہ اہل تشیع کو شامل کیا جا رہا ہو۔ کیا ہمارے علماء کرام کو حضرات شیعہ کے عقائد وتصورات وغیرہ سے جو اختلافات ہیں۔ وہ قادیانیوں سے زیادہ ہیں یا کم۔ کیا شیعہ حضرات صفات[1] خداوندی۔ دیدار الٰہی[2] اور عدل[3] جیسے عقائد صحت[4] قرآن کے دعاوی۔ عصمت[5] ائمہ۔ اہل سنّت کی احادیث[6] اور ان کے قوانین[7] فقہی سے اختلاف۔ مذہبی[8] رسوم کے تضاد۔ شیعہ سنّی[9] کے درمیان رشتہ ازدواج سے انکار۔ اہل[10] سنّت کی امامت میں نماز پڑھنے کی ممانعت۔ مسئلہ[11] جہاد سے عدم دلچسپی۔ تمدنی[12] زندگی کے مختلف گوشوں میں جدائی پسندی۔ بلکہ اہل سنّت کے بزرگوں سے سخت ترین برأت کا اظہار کرتے ہوئے بھی آپ کی سوسائٹی کا جزو ہو سکتے ہیں۔ لیکن قادیانیوں سے محض اس لئے معانقہ نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ دھوکہ میں مبتلا ہو کر (؟) ایک شخص کو پیغمبر نہیں بلکہ تاویل کرتے ہوئے مجدد پیغمبر کا سایہ اور پیغمبر کے غنچہ کو پھول بنانے والا فرض کرنے لگے ہیں۔ اور اس کے علاوہ آپ کے کسی عقیدہ کسی مذہبی عمل سے اختلاف نہیں رکھتے بلکہ نماز روزہ وغیرہ کی سب سے زیادہ پابندی کرتے ہیں۔ یہ غلط نہیں کہ وہ بھی مسلم سوسائٹی سے جدا ہو جانا پسند کر رہے ہیں (؟) جس سے تمدنی نفرت ابھر سکتی ہے۔ لیکن یہ چیز تو خود شیعہ حضرات میں بھی پائی جاتی ہے پھر اسکی کیا وجہ؟ کہ ایک بھائی کو آپ معانقہ کا موقع دیں۔ اور دوسرے کو محفل سے اٹھا دیا جائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ علماء کرام اپنی فرقہ پرستانہ نفرت پر قابو پا کر شیعہ حضرات کی طرح قادیانیوں کو بھی جذب کرنے کی کوشش کریں گے ورنہ یہ بتانا ہوگا۔ کہ وہ کونسے بنیادی اصول ہیں جنہوں نے ہزارہا اختلافات کے باوجود ایک مذہبی فرقہ کا وزن محسوس کرا دیا۔ اور دوسرے فرقہ کی کوئی قیمت محسوس نہ کی جا سکی۔ آج زندگی کی وسعتوں پر گروہ بندانہ نقطہ نگاہ سے سوچنے کی ضرورت نہیں۔ ورنہ متحدہ محاذ نہ بنایا جا سکے گا۔ مجھے اندیشہ ہے۔ کہ میرے اس مشورہ کو ضلالت قرار دیا جائے گا۔ مگر مجھے توقع رکھنا چاہیئے کہ کم از کم اپنے طرزِ فکر اور اندازِ کار کو علماء کرام ہدایت ورہنمائی سے سیراب ہونے والا ثابت کر سکیں گے۔ تاکہ عام مسلمانوں کا مغالطہ دُور ہو جائے۔"

(آفاق ۱۸ر فروری ۵۱ء)

یہ ہے ان معتمد علیہ علماء کی حقیقت۔ ان کے متفقہ فیصلہ کو اسلامی مملکت کے بنیادی اصول کہنا کتنا ظلم ہے۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ اسی متفقہ فیصلہ کو تمام اسلامی دنیا کے سامنے بطور نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ خدا ان مسلّمہ علماء سے اسلام کو محفوظ رکھے۔ ہمیں یہ بھی سمجھ نہیں آئی۔ کہ جب مودودی صاحب نے بارہا اعلان کیا ہے۔ کہ پاکستان کا اسلامی قانون اکثریت والے فرقے کی فقہ کے مطابق بنایا جائیگا۔ تو اب وہ اس فیصلہ پر کس طرح متفق ہو گئے ہیں۔ جس میں آپکے اس اصول کے خلاف یہ کہا گیا ہے کہ ہر فرقہ اپنی اپنی فقہ پر عمل کرنے میں آزاد ہوگا وغیرہ وغیرہ یہ ہیں وہ ہمارے اولوالعزم علماء جنہوں نے متفقہ طور پر اسلامی مملکت کے ایسے اصول بنائے ہیں۔ جو تمام اسلامی ممالک کے لئے نمونہ ہیں۔ کیا اسلامی حکومت کے مستقل بنیادی اصول بنانے والے لوگ ایسے ہی ہونے چاہئیں جن پر مندرجہ ذیل شعر صادق آتا ہے ؎

نہیں کہتے انہیں کچھ دیر لگتی ہے نہ ہاں کہتے
ابھی اقرار چٹکی میں ابھی انکار چٹکی میں

الغرض یہ متفقہ بنیادی اصول دراصل اسلامی فرقوں کے درمیان دائمی فرقہ دارانہ جنگ کی تخم ریزی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ یہ اتفاق محض تفرق وتشتت کا دروازہ کھولنے پر ہے۔ کیا مبارک اتفاق ہے؟ (باقی)

جماعت احمدیہ کی تیسویں مجلس مشاورت ۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ منعقد ہوگی

جماعت احمدیہ کی تیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۳-۲۴-۲۵ر امان ۱۳۳۰ھش مطابق ۲۳-۲۴-۲۵ر مارچ ۱۹۵۱ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار بمقام ربوہ منعقد ہوگا جماعتہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے دفتر ہذا میں رپورٹ کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

"اختلافِ عقیدہ کی بناء پر مخالفت کرنا پرلے درجہ کی نادانی ہے"

(سیاست)

اس قسم کی مہم بے حد خطرناک نتائج کی حامل ہے

از مکرم محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ

حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ محترم چودھری محمد ظفر اللہ خانصاحب آج کل چند خود غرض لوگوں کی ملامتوں کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔ آپ اسلام اور اخلاق فاضلہ کا عملی نمونہ ہیں۔ آپ کا کریکٹر اور آپکی شخصیت اسقدر بلند ہے کہ آج تک آپ کے بدترین دشمن بھی آپ کے کریکٹر اور آپ کے اخلاق اور آپ کی قابلیت پر اعتراض کرنے کی جرأت نہیں کر سکے۔ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کا جذبہ آپ کی رگ رگ میں کھبا ہوا ہے۔ مگر بد فطرت اور احسان فراموش لوگ آپ کی خدمت کو کبھی گوارا نہیں کرتے۔ طرح طرح کے افتراء اور جھوٹ کے من گھڑت افسانے بنا بنا کر آپ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

آج سے سولہ سال قبل جبکہ متحدہ ہندوستان میں آپ کو وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل میں بطور ممبر منتخب کیا گیا تو اس شرارت پسند گروہ نے جسے احرار کہا جاتا ہے ایک طوفان بدتمیزی برپا کیا کہ یہ شخص قادیانی ہے۔ اس وقت مسلمانوں کے فہمیدہ طبقہ نے مسرت اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے احرار کی اس روش کی مذمت کی اور بڑے بڑے طویل آرٹیکل شائع کئے۔ چند اقتباسات بطور نمونہ نقل کئے جاتے ہیں۔ جناب سید حبیب صاحب لکھتے ہیں:۔

"دو مہینے کی بات ہے کہ شملہ میں بعض شوریدہ سر و مطلب پرست افراد کے بہکانے سے چند ایک خواہان نمود نے ایک جلسہ کر کے بآواز بلند کی تھی (اسی طرح آج زمیندار اور آزاد کر رہے ہیں۔ ناقل) کہ چودھری ظفر اللہ خاں صاحب چونکہ عقیدتاً قادیانی ہیں۔ لہذا ان کو آنریبل خان بہادر سر میاں فضل حسین صاحب کی جگہ وائسرائے کی انتظامی کونسل کا رکن نہ بنایا جائے۔ میں نے اور میرے احباب نے محسوس کیا کہ یہ آواز بے حد خطرناک نتائج کی حامل ہے ....

میں جانتا تھا کہ اس تحریک کے بانی مبانی ایسے اشرار ہیں جن کی وجہ سے پروپیگنڈا ایک ایسی غلیظ چیز بن چکا ہے کہ اس کی زد میں جو بھی آجائے اس کے دین و ایمان شرافت خاندان۔ عادات و اطوار۔ نیت و دیانت پر حملہ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود میں نے مفادِ ملت کی وجہ سے حق کی حمایت پر کمر ہمت باندھ لی جسکے باعث مجھے وہ ملاحیاں سننا پڑیں کہ الامان والحفیظ۔ اخبارات میں سے "زمیندار" اور دہلی کا ایک ایسا اخبار جس کی فروخت کوچہ چیلاں تک ہی محدود ہے گمراہ رہے۔ آٹھ کروڑ مسلمانوں کے نام سے جو آواز بلند کی گئی تھی وہ صرف پنجاب کے صوبہ تک محدود رہ گئی اور دہلی سے ایک قدم آگے نہ بڑھ سکی۔ میں اور میرے ہم خیال جو کچھ کہتے ہیں وہ نہایت سادی بات ہے ....

...... ہم کہتے ہیں کہ گول میز کانفرنس میں آغا خاں کی طرح کے جو لوگ اسلام کے لئے مفید ثابت ہوتے ہیں وہ صحیح العقیدہ نہیں ہیں۔ لیکن اختلاف عقیدہ کے باعث ان خدمات سے منہ موڑ لینا اور ان کی جگہ لینے کے لئے کوئی قابل آدمی پیش نہ کرنا ملت کے مفاد کو کند چھری سے ذبح کرنے کے مصداق ہے۔ اسمبلی اور کونسلوں میں جو مسلمان بزرگوار ملت کی نمائندگی کر رہے ہیں ان کو اگر عقائد کی کسوٹی پر پرکھا جائے تو ان میں ایک فی صدی بھی ایسے نہ نکلیں گے جو اس لحاظ سے قابل قبول ہوں۔ نیز اس اصول کو قبول کرنیکا نتیجہ یہ ہوگا کہ جس مسلمان کو بھی ایسا اثر رسوخ حاصل ہوگا کہ وہ ملت کے لئے مفید ہو سکے وہ لازماً عقیدتاً کسی ایک گروہ ملت سے متعلق ہوگا۔ لہذا ۲/۳ آراء اس کے خلاف بلند ہونگی اور یوں مسلمانوں میں سے کسی لیڈر کے بارسوخ و مفید ہونے کا تمام امکان مٹ جائیگا اور مسلمانوں میں عقیدوں کی جو جنگ موجود ہے وہ مساجد کو برباد کرنے کے بعد اب سیاست کے میدان کو بھی آلودہ کر کے خراب کر دے گی۔ پس عقیدہ کی بناء پر ظفر اللہ خاں یا کسی دوسرے مسلمان کی مخالفت کرنا پرلے درجہ کی نادانی ہے۔ چودھری صاحب بارہا مسلمانوں کی طرف سے پنجاب کونسل میں نمائندہ بن کر آئے ایک دفعہ یہ اعزاز بلا مقابلہ نصیب ہوا۔ کونسل کے اندر مسلمانوں کے عام مفاد کی نمائندگی کرتے رہے۔ سائمن کمیشن میں انہوں نے مسلم نمائندہ کی حیثیت سے کام کیا۔ اور گول میز کانفرنس میں مسلم نمائندہ کی حیثیت سے لئے گئے۔ ان تمام مواقع پر کوئی آواز ان کے خلاف بلند نہ ہوئی۔ لہذا اب انکے خلاف اس آواز کا بلند ہونا صاف بتا رہا ہے کہ کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں۔ چودھری صاحب نے جہاں جہاں بھی مسلمانوں کی خدمت کی مسلمانوں کے مفاد کا خیال رکھا۔ کسی موقعہ پر ان کے بدترین دشمن کو یہ کہنے کی جرأت نہ ہوئی کہ انہوں نے قادیانیت کو مفاد اسلام پر ترجیح دی۔ انہوں نے لنڈن میں اپنا اور مسلمانوں کا نام روشن کیا۔ سر آغا خاں اور دوسرے مسلمان ان کی قابلیت۔ محنت جانفشانی اور مفاد اسلام کے لئے ان کی عرق ریزی کے مداح رہے لہذا عقیدہ کی بناء پر اس وقت ان کی مخالفت کرنا پرلے درجہ کی احسان ناشناسی ہے جو اسلام کو کبھی گوارا نہیں۔ میں بلاخوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ گذشتہ خدمات۔ قابلیت۔ محنت۔ مفاد اسلام کے لئے عرق ریزی اور مسلم مطالبات کی دیانتدارانہ تائید کے لحاظ سے چودھری صاحب بفضلہ تعالے سر فضل حسین کے جانشین ہونے کے قابل ہیں۔"

(اخبار سیاست ۹ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

احرار کے اس مکروہ اور غلط پروپیگنڈے کے متعلق معاصر انقلاب لکھتا ہے:۔

"میاں صاحب (مراد میاں فضل حسین صاحب) کا گناہ یہ بتایا جاتا ہے کہ چودھری ظفر اللہ خانصاحب گورنمنٹ آف انڈیا کے ممبر بن گئے۔ اور چودھری ظفر اللہ خانصاحب چونکہ قادیانی ہیں اس لئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ میاں سر فضل حسین صاحب کی تمام عظیم الشان خدمات سے کلیتہً بے پروا ہو کر ان کے خلاف ایجی ٹیشن شروع کر دیں۔ چودھری ظفر اللہ خانصاحب آج سے قادیانی نہیں ہیں۔ بلکہ اس وقت سے قادیانی ہیں جبکہ وہ پبلک میدان میں آئے نہ تھے۔ لیکن وہ کئی مرتبہ مسلم حلقے کی طرف سے پنجاب کونسل کے ممبر بنے اور آج ان کے ممبر نامزد ہونے پر میاں سر فضل حسین کو مجرم قرار دینے والے بزرگوں میں سے تقریباً سب کے سب زندہ تھے موجود تھے درستی عقل اور صحت حواس کے عالم میں موجود تھے۔ لیکن ایک مرتبہ بھی کسی کی زبان فیض ترجمان پر یہ چیز نہ آئی کہ چودھری ظفر اللہ خانصاحب کو مسلم حلقے کی طرف سے کھڑے ہونے کا کوئی حق نہیں۔ ایک مرتبہ بھی یہ ارشاد نہ ہوا۔ کہ ایک مسلم نشست کیوں ایسے شخص کے قبضے میں آئی جسے از روئے شریعت یہ گروہ مسلمان سمجھنے کے لئے تیار نہیں۔ اس گروہ میں سے بھی چند اصحاب پنجاب کونسل کے ممبر تھے۔ لیکن کسی نے اس بناء پر پنجاب کونسل کی ممبری ترک نہ کی کہ ایک قادیانی کو پنجاب کونسل کی ایک مسلم نشست دے دی گئی ہے۔ ایک مرتبہ بھی سیالکوٹ کے دیہاتی حلقے کے مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ نہ لگایا گیا۔ جنہوں نے چودھری صاحب کو ایک سے زائد مرتبہ بلا مقابلہ منتخب کیا۔ سنہ ۲۷ء میں پنجاب کونسل میں سائمن کمیٹی بنی اور معلوم ہے کہ کونسل سے سر سکندر حیات خاں اور چودھری ظفر اللہ خانصاحب کو مسلمانوں کی طرف سے اس کمیٹی کا ممبر منتخب کیا گیا آج جو بزرگ مجلس احرار کے فعال ممبر ہیں۔ ان میں سے بعض اس وقت بھی پنجاب کونسل کے ممبر تھے۔ لیکن ہمارے سامنے ایک مرتبہ بھی یہ چیز نہ آئی کہ ان میں کسی نے چودھری صاحب کے انتخاب پر اعتراض کیا ہو۔ پھر چودھری صاحب میاں سر فضل حسین کی رخصت کے زمانہ میں چار مہینے کے لئے ان کی جگہ گورنمنٹ آف انڈیا کے ممبر بنے تھے۔ لیکن میاں سر فضل حسین کے خلاف آج افسوسناک تعریضات کا طومار باندھنے والے بزرگوں میں سے ایک فرد بھی ایسا نہیں جس نے اس بنا پر گورنمنٹ آف انڈیا سے ترک موالات کیا ہو۔ بعد ازاں چودھری صاحب اپنے سابقہ حلقے کی طرف سے کونسل کے امیدوار کھڑے ہوئے۔ ان کے خلاف ایجی ٹیشن کیا گیا۔ لیکن وہ پھر بلا مقابلہ منتخب ہو گئے مگر ایک فتویٰ بھی اس حلقے کے مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کے لئے منظر عام پر نہ آیا۔ جس کے افراد نے چودھری صاحب کو بلا مقابلہ منتخب کیا تھا۔ چودھری صاحب تینوں گول میز کانفرنسوں میں گئے گول میز کانفرنس کی سب کمیٹیوں کے ممبر بنے۔ سلیکٹ کمیٹی میں گئے۔ لیکن ایک فرد نے بھی ان رساسات کی بنا پر حکومت سے بدرجہ آخر ترک موالات نہ کیا .... مذہب مقدس کو نہایت غلط اور ناواجب طریق پر اس پارٹی بازی کی تقویت کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔"

مذکورہ بالا اقتباسات احرار کی اور زمیندار کے غلط پروپیگنڈا کی تردید کے لئے ایک روشن دلیل ہے کہ چودھری صاحب کے خلاف پروپیگنڈا محض خود غرضی پر منحصر ہے۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرا بھتیجا عزیز منصور احمد ۱۳ دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ جلد از جلد عزیزم کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

۲۔ میری ہمشیرہ صاحبہ کے ہاں خدا کے فضل سے لڑکی پیدا ہوئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ مولودہ کو اللہ تعالے نیک۔ اور خادم دین بنائے۔ آمین

نذیر بیگم گوجرانوالہ

۳۔ میری امی جان سات یوم سے شدید بخار میں مبتلا ہیں۔ نقاہت بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ شمیم سعید لاہور

۴۔ میری ہمشیرہ صاحبہ کراچی جناح ہسپتال میں ایک سال سے علاج ہیں۔ اس طویل بیماری کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے اس مقررہ چلّہ میں خصوصیت سے موصوفہ کی صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ خواجہ عبد الحی از جہلم

مجلس احرار کی بے اصولی

ماخوذ از روزنامہ جدید نظام لاہور ۱۷ فروری ۱۹۵۱ء

ملک کی تقسیم سے قبل مشترکہ ہندوستان میں مجلس احرار کے رہنما اور کارکن ہمیشہ مسلم لیگ کی انتہائی مخالفت کرتے رہے۔ یہاں تک مخالفت میں آگے نکل گئے۔ کہ مسلمانان ہند کے محبوب لیڈر قائداعظم مرحوم کو اور ان کی جماعت کو انگریز کا ایجنٹ کہتے رہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے سیاسی خیالات کی بنا پر ایسا کرتے تھے۔ لیکن جب ملک کی مسلم سیاسیات پر مسلم لیگ کا پورے طور پر تسلط ہوگیا۔ تو چند کانگرسی مسلمانوں کے ساتھ ملکر مجلس احرار کے بزرگوں نے اپنے ہندو آقاؤں کے اشارے پر مسلمانان ہند کے شیرازہ کو منتشر کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کی آخر کار ملک کی رائے عامہ نے سیاسی طور پر مسلم لیگ پر اپنے اعتماد کلی کا اظہار کرتے ہوئے قائداعظم مرحوم کو اپنا مسلمہ لیڈر تسلیم کرلیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت برطانیہ اور کانگرس دونوں مسلمانان ہند کے اس متفقہ فیصلہ کے پیش نظر ملک کے ایک حصہ کو بطور ایک نئے ملک پاکستان کے تسلیم کرنا پڑا۔ تمام مسلمانانِ عالم نے اس نئے ملک کے قیام پر خوشی و مسرت کے شادیانے بجائے۔ مگر کانگرسی مسلمانوں اور مجلس احرار کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی۔ اور یہ لوگ کچھ تو اپنے آقاؤں یعنی ہندو کے ساتھ ہی ہجرت کرکے ہندوستان چلے گئے۔ اور بقیہ جو اپنے عزیز و اقارب کی محبت میں یہاں پر رہ گئے۔ وہ اسی دن سے بطور ففتھ کالم کے ہندوستان کے جاسوس بن کر پاکستان میں خدمات سرانجام دینے لگے۔ مگر ان کی نئے ملک پاکستان میں سیاسی موت ہوچکی تھی۔ ان کو اپنی لیڈری کی دکان چمکانے کے مواقع میسر نہیں آسکتے تھے۔ اسلئے انہوں نے تبلیغ کے بہانے سے میدان میں قدم جمانے کی کوشش کی۔ لیکن قوم جو پہلے ہی سے ان کی غداریوں، عیاریوں اور مکاریوں کی وجہ سے ان سے بیزار ہوچکی تھی۔ ان کو کسی حالت میں بھی منہ لگانے کے لئے دوبارہ تیار نہ تھی۔ چنانچہ ان کو اس سلسلہ میں بھی ۱۰۰ فی صدی ناکامی ہوئی جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ انہوں نے انتخابات میں ظاہری طور پر منصفانہ طریقہ سے مسلم لیگ کی قیادت پر ایمان لانے کا اعلان کیا۔ اور یہ فیصلہ کردیا کہ آئندہ انتخابات میں مجلس احرار کے کارکن مسلم لیگ کی حمایت و تائید کریں گے۔ اس پر ہمیں تعجب ہوا۔ لیکن ساتھ ہی خوشی۔ کہ

کہ شاید خدا نے گذشتہ پچاس سال کے بھولے ہوئے کو صراط مستقیم دکھا دی ہے۔ لیکن ہم ابھی خیال میں ہی تھے کہ سیالکوٹ کی ایک خبر اخبارات میں شائع ہوئی۔ کہ مجلس احرار سیالکوٹ کے کارکنوں کا ایک اجلاس زیر صدارت محترم شیخ حسام دین صدر مجلسِ احرار منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مجلس احرار کے تمام کارکن موجودہ انتخابات میں مسلم لیگ کی قطعی مخالفت کریں گے اور جناح عوامی لیگ کی حمایت کریں گے۔ اس خبر کے مطالعے سے ہمیں حیرانگی وقتی طور پر ضرور ہوئی۔ لیکن ذرا غور کرنے کے بعد اطمینان بھی ہوگیا۔ کیونکہ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ مجلسِ احرار کے رہنماؤں نے ہمیشہ دنیا میں ایک ہی کام کیا ہے۔ اور وہ ہے سودا بازی جہاں سے منافع زیادہ ہوا۔ وہاں کے ہو کے رہ گئے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مجلس احرار کے بزرگوں کا سودا مسلم لیگ کے رہنماؤں سے اچھے طریقہ سے نہیں ہوسکا۔ دوسرے معنوں میں مسلم لیگ کچھ پیش نہیں کرسکتی۔ اسلئے یہ سودا نہیں ہو سکا۔ جس کا ہمیں بھی افسوس ہے۔ کیونکہ اس سودا کے کامیاب ہو جانے سے کم ازکم قوم کو تو نجات حاصل ہو جاتی۔ اور مجلس احرار مسلم لیگ کو سیاسیات میں اپنا امام مان کر کم ازکم کسی اصول کے ماتحت تو آئندہ کام کرسکتی۔ اور قوم میں مزید انتشار تو نہ پھیلا سکتی۔

ہندوستانی فوج میں رشوت ستانی

ہندوستانی اخبار کا تبصرہ!!

بمبئی کے اخبار "کرنٹ" نے اپنی ۱۴ فروری کی اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ انگریزوں کے زمانہ میں ہم سرخ باغات بچھانے پر اعتراض کیا کرتے تھے۔ لیکن آزاد ہندوستان میں ہم پونچھ کے قالین بچھاتے نظر آتے ہیں۔"

معلوم ہوا ہے کہ پونچھ کے راجہ کے محل میں متعدد خزانے تھے۔ جو پونچھ پر ہندوستانی فوج کا دست "حفاظت" دراز ہونے کے بعد غائب ہوگئے ہیں

وزیراعظم اور وزیر خارجہ کو ان نہایت قومی اہمیت کے سنگین الزامات کی جن سے ملک اور فوج کا وقار خطرہ میں ہے۔ ضرور تحقیقات کرنی چاہیئے"۔

مجلس احرار خدا تعالےٰ کا خوف کرے!

آئے دن مجلس احرار جماعت احمدیہ کے خلاف غلط بیانیوں اور جھوٹ سے کام لے کر کم علم۔ کم فہم۔ ناواقف سادہ مزاج لوگوں کو ورغلاتی رہتی ہے۔ اور اس طرح اس نے اپنے قول سے اپنے عمل سے روز روشن کی طرح ثابت کردکھایا ہے۔ کہ واقعی ہم اس پیشگوئی کے حقیقی مصداق ہیں۔ جو آج سے قریباً چودہ سو سال قبل انسان کامل یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بایں الفاظ فرمائی تھی۔

۱۔ "یقیناً اے مسلمانو! تم اپنے سے پہلی قوموں کے قدم بقدم چلو گے۔ انکی بالشت کے برابر بالشت اور ان کے ہاتھ کے برابر ہاتھ حتیٰ کہ اگر وہ کسی (گوہ) کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے۔ تو تم بھی ان کی پیروی کروگے۔ غرض کہا گیا۔ یارسول اللہؐ! کیا پہلی قوموں سے مراد آپؐ کی یہود اور نصاریٰ سے ہے"۔؟ فرمایا اور کون؟ (بخاری و مسلم)

۲۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان علماء میں سے ہی فتنہ نکلیگا"

میں اس وقت زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ صرف ایک ایسے الزام کی طرف ناظرین بالخصوص غیر احمدی حضرات کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جو اپنی ذات میں بالکل بودا اور نہ صرف بے حقیقت ہی ہے۔ بلکہ وہ ایسا الزام ہے۔ جس میں وہ خود ملوث ہیں۔ وہ ہے۔ حضرت سید الانبیاء والاصطفیا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ کہنا۔ کہ جماعت احمدیہ حضور صلعم کی ہتک کرتی ہے۔ میں ذیل میں ایک ایسا اقتباس درج کرتا ہوں۔ جو جماعت احمدیہ کے مقدس امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی کی طرف سے آپ کی بے نظیر تصنیف تفسیر کبیر جلد ۶ جزو چہارم حصہ دوم کے ص۱۷۶ کالم اول پر شائع ہوا ہے حضور سورۃ التین کی آیت لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم کی تفسیر فرماتے ہیں

"اس ضمن میں یہ سوال بھی پیدا ہوسکتا ہے۔ کہ انسان کا فردِ کامل ملائکہ کے فردِ کامل سے بڑا ہے یا نہیں؟ مگر میرے نزدیک اس سوال کا جواب اسی آیت سے نکل آتا ہے۔ جب خدا نے انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا ہے۔ اور ملائکہ سے اسے زیادہ قوتیں عطا فرمائی ہیں۔ تو لازماً انسان کا فردِ کامل ملائکہ کے فردِ کامل سے افضل ہوگا۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف باقی انسانوں سے بلکہ تمام ملائکہ سے بھی افضل تھے"

یہ اقتباس اب ناظرین کے سامنے ہے۔ وہ بنظرِ غور ملاحظہ فرما کر انصاف فرمائیں کہ کیا اسی کا نام ہتک رسولؐ ہے کہ یہ عقیدہ رکھا جاوے کہ اگر کوئی ہستی بنی نوع انسان میں سے آدمؑ سے لے کر اب تک بلکہ قیامت تک افضل ہے تو وہ صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہی ہے۔ پھر بنی نوع انسان ہی سے نہیں۔ بلکہ ملائکہ کے فرد کامل سے بھی جو افضل ہے۔ بھلا جس جماعت اور جسکے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ عقیدہ ہو وہ کس طرح ہتک کی موجب ہوسکتی ہے۔ اے احرار بھائیو۔ ایک دن آپنے خدائے ذوالجلال کے سامنے پیش ہونا ہے جس کی پکڑ نہایت شدید ہے۔ اگر اسکی پکڑ سے ذرا بھی آپ کو خوف ہے۔ تو خدارا دنیا کو دھوکا نہ دو۔ دنیا کو دھوکا دے سکتے ہو۔ مگر وہ خدا جو علیم و خبیر ہے اور ہر آن تمہارے حال سے واقف ہے اسکو دھوکا نہیں دے سکتے۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہدایت دے۔ آمین

(حکیم علی احمد دیہاتی مبلغ۔ میراں پور۔ ضلع شیخوپورہ)

ہندوستان میں اردو کی حق تلفی پر احتجاج

مشہور اردو شاعر اور ناقد پروفیسر رگھوپتی سہائے فراق گورکھپوری نے ایک خط اخبارات میں شائع کرایا ہے جسمیں انہوں نے کہا ہے کہ تقریباً تین چار سال ہوئے کہ حکومت یوپی نے پچاس ہزار روپیہ کی ایک سالانہ رقم مستحق ہندی اور اردو کے لکھنے والوں کو بطور انعام دینے کے لئے رکھی تھی۔ ہندی کمیٹی کا کام جاری ہے۔ اور ہندی کے مصنفین کو انعامات بھی دیئے جارہے ہیں۔ لیکن اردو کمیٹی کی اسوقت تک صرف ایک میٹنگ ہوئی ہے اور ابھی تک اردو کی کوئی کتاب بھی طلب نہیں کی گئی۔ انہوں نے لکھا ہے کہ جب اردو کمیٹی کے کنوینر سے اس سلسلہ میں دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ کمیٹی کی میٹنگ طلب کرنا انکے اختیار میں نہیں ہے بلکہ یہ میٹنگ جوائنٹ سیکرٹری محکمہ تعلیمات کی اجازت سے طلب ہوسکتی ہے۔ کنوینر نے یہ بھی بتایا کہ اس سلسلہ میں انہوں نے ذمہ دار حکام کو کئی مرتبہ یاددہانی کرائی۔ مگر اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ پروفیسر فراق نے آگے چل کر کہا کہ بڑی تعجب انگیز بات ہے اور حیرت ہے کہ حکومت نے انعام دینے کی جو رقم متعین کی تھی اس میں اردو والوں کو حصہ کیوں نہیں دیا جاتا۔ اگر حکومت یوپی اس سلسلہ میں کچھ کرنا نہیں چاہتی تو اسے اسباب کا اعلان کردینا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اردو لکھنے والوں کے لئے جو رقم رکھی گئی تھی۔ یا تو وہ رقم ہر سال حکومت کو واپس کردی جاتی ہے یا اسے ہندی لکھنے والوں میں ان کے حصہ کے علاوہ تقسیم کردیا جاتا ہے۔ آپنے اپنے خط میں اس بات پر زور دیا ہے اور یہ امید ظاہر کی ہے کہ سیکرٹری محکمہ تعلیم حکومت کے ارادے سے عوام کو مطلع کردیں گے۔ آپنے اپنے خط کو ختم کرتے ہوئے کہا کہ ہم ایک غیر مذہبی جمہوری ریاست میں رہتے ہیں اور یہ امید کرتے ہیں کہ عوام کے ہر طبقہ سے یکساں سلوک کیا جائیگا

فالتو روپیہ کس طرح محفوظ کیا جائے

صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے جماعت احمدیہ کے اس روپیہ کیلئے جسے فوری طور پر وہ استعمال نہ کرنا چاہیں۔ یا پس انداز کرنے کے لئے ہو کہ خاص ضرورت پر کام آئے۔ مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک ذریعہ ایسا بھی ہے کہ احباب کا روپیہ نہ یہ کہ صرف محفوظ رہے۔ بلکہ انہیں کچھ نہ کچھ نفع بھی ملتا رہے

۱۔ پہلا ذریعہ یہ ہے کہ دفتر محاسب میں ایک صیغہ قائم کیا ہوا ہے اس صیغہ میں جب کوئی چاہے اپنا روپیہ رکھوا سکتا ہے۔ اور جب چاہے برآمد کروا سکتا ہے۔ اگر روپیہ رکھوانے والا ربوہ سے باہر ہو اور اپنی ضرورت کیلئے روپیہ طلب کرے تو یہ صیغہ صدر انجمن کے خرچ پر بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ امانت دار کو اس کا روپیہ بھجوا دیگا۔

۲۔ صیغہ امانت میں ایک مد غیر تابع مرضی قائم ہوئی ہے۔ اس میں جب کوئی فرد اپنا روپیہ رکھواتا ہے تو اسے اجازت نہیں ہوتی کہ ایکماہ کے نوٹس کے کم عرصہ میں رقم برآمد کروا سکے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جو افراد روپیہ بچانا چاہیں لیکن معمولی ضرورت پر روپیہ برآمد کرا لیتے ہیں۔ آسانی سے یکدم روپیہ نہ لے سکیں اور وہ روپیہ خاص ضرورت پر صرف ہو سکے۔ اور اس طرح رکھوائے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ نہیں۔ کیونکہ اس روپیہ کو صدر انجمن احمدیہ بھی بوقت ضرورت استعمال کر سکتی ہے اس رقم کے واپس بھجوانے کے متعلق یہی طریق ہے۔ اگر کوئی فرد ربوہ سے باہر روپیہ طلب کرے تو صدر انجمن احمدیہ کے خرچ پر روپیہ بھجوا دیا جائیگا

۳۔ تیسرا ذریعہ یہ ہے کہ احباب جماعت سے روپیہ لیکر اس کے عوض مناسب جائداد رہن لی جاتی ہے۔ اور جو کرایہ اس جائداد مرہونہ کا آتا ہے وہ اس شخص کو دیا جاتا ہے جسکی رقوم ہوتی ہیں اس طریقہ سے روپیہ محفوظ رہتا ہے سالانہ منافع بھی ملتا ہے۔ اس طریق پر روپیہ لینے کی شرائط یہ ہیں:۔

۱۔ رقم کم از کم ایکہزار روپیہ ہو۔ جو سال کے اندر واپس نہیں کی جائیگی۔ جب مقررہ میعاد کے اختتام پر رقم واپس لینی ہو تو ایسی صورت میں اور ایسے وقت میں نوٹس بموجب شرط ۴ دیا جانا ضروری ہوگا۔ جو اصل میعاد کے ساتھ ختم ہوگا (۲) رقوم کے عوض عموماً اس قدر جائداد غیر منقولہ رہن کیجائیگی۔ جسکی قیمت زر رہن سے دوچند ہو یا سندھ کی اراضی کی صورت میں جس پر زر قرضہ سے دوچند روپیہ ادا کیا جا چکا ہو (۳) رہن شدہ جائداد کو اگر صدر انجمن احمدیہ کے قبضہ میں رہنے دیا جائے تو دو ہزار روپیہ کی جائداد پچاس روپیہ سالانہ کرایہ یا زر ٹھیکہ ادا ہوگا۔ ایسی جائداد کم از کم ایکہزار روپیہ پر رہن رکھی جائیگی (۴) رقم کی واپسی کے لئے فریقین کے لئے مندرجہ ذیل میعاد کا نوٹس دیا جانا ضروری ہے۔

(الف) ایک ہزار روپیہ تک کی رقم کے لئے ایک ماہ کا نوٹس

(ب) ایک ہزار سے زائد دو ہزار تک کیلئے دو ماہ کا نوٹس

(ج) دو ہزار سے زائد کے لئے تین ماہ کا نوٹس

(د) زر ٹھیکہ اس تاریخ سے شمار ہوگا۔ جس تاریخ کو روپیہ نفع مند کام پر لگایا جائے۔

(نظارت بیت المال)

نفع مند کام

نظارت بیت المال کے ذریعہ مختلف احباب کا کافی روپیہ تجارت پر لگا ہوا ہے اور بفضل تعالیٰ اب تک کبھی نقصان کی صورت نہیں ہوئی نہ صرف یہ کہ اصل زر محفوظ بلکہ مناسب نفع بھی ملتا رہا ہے:۔

اس وقت دو لاکھ کے قریب اور روپیہ لگایا جا سکتا ہے جو احباب اپنا روپیہ لگانا چاہیں نظارت بیت المال کی مد قرضہ تجارتی دفتر محاسب میں جمع کروادیں۔

(نظارت بیت المال)

موصی صاحبان توجہ فرمائیں

صیغہ ہذا کی طرف سے انجمن کا مالی سال ختم ہونے کے بعد مئی یا جون میں ہر موصی سے گذشتہ سال کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے ایک بجٹ فارم بھیجا جاتا ہے۔ تمام موصیوں کو ۵۰-۱۹۴۹ء کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے یہ فارم بھیجا جا چکا ہے۔ اس فارم کو پُر کر کے جلد سے جلد بھجدینا چاہیئے۔ مگر بعض موصیوں کی طرف سے ابھی تک یہ فارم واپس نہیں ملا۔ جس کی وجہ سے ان کو سالانہ حساب بھی نہیں بھیجا جا سکا۔ پس جن احباب نے ابھی تک یہ فارم نہ بھیجا ہو وہ جلد پُر کر کے ارسال فرماویں تاکہ ان کو گذشتہ سال کا حساب بھیجا جا سکے۔ اور اگر کسی دوست کو یہ فارم نہ پہنچا ہو تو وہ دفتر کو لکھ کر منگوا لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ضلع جھنگ)

فوری ضرورت

ہمیں سندھ میں باغ ناصر آباد اسٹیٹ کے لئے دو مالیوں کی جو تجربہ کار ہوں۔ فوری ضرورت ہے۔ درخواستیں جلد دفتر میں بھجوادیں۔ تنخواہ ۵۱-۳۰ × ۱۵ الاؤنس + ایک من غلہ ماہوار دیا جائے گا۔

انچارج ایم۔ این سنڈیکیٹ
ربوہ ضلع جھنگ

خاص نمبر کے خواہشمند

احباب کرام نوٹ فرمالیں۔ کہ زائد پرچوں کے لئے جن خریداروں کی رقم ۲۷ فروری ۱۹۵۱ء کی دوپہر تک پہنچ جائے گی۔ انہیں ۵ر فی پرچہ کے حساب سے خاص نمبر مل سکے گا۔ اس کے بعد ۶ر فی پرچہ کے حساب سے بھجوایا جا سکے گا (کیونکہ تاریخ اشاعت کے بعد پوسٹیج زیادہ ادا کرنا ہوگا) رقم بصورت پیشگی آنی ضروری ہے۔ وی پی کے لئے دوست ارشاد نہ فرمائیں۔

(مینیجر)

خاص نمبر کا تحفہ

جو احباب اپنے دوستوں کو خاص نمبر ہدیۃً بھجوانا چاہیں وہ اس کی رقم ۵ر فی پرچہ کے حساب سے دفتر ہذا کے پاس معہ تفصیل ایڈریس ۲۶ فروری تک پہنچا دیں۔ اس سے انہیں خرچ ڈاک اور دیگر محنت کی بچت رہیگی اور پرچہ جلدی منزل مقصود تک پہنچ سکے گا۔

نوٹ:۔ اگر احباب ۲۶ فروری تک رقم پہنچا نہ سکتے ہوں تو منی آرڈر کر کے نمبر منی آرڈر سے اطلاع دے دیں۔ تعمیل ارشاد کی کوشش کی جائیگی۔ انشاء اللہ

(مینیجر الفضل)

قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوادیں
وی۔ پی کا انتظار نہ کریں
اس میں آپ کو فائدہ ہے

احباب محتاط رہیں

مسمی نظام الدین ولد مہر اللہ دتہ صاحب احمدی محلہ سنت پورہ گلی ۱ مکان ۱۱ لائل پور سے اپنے والدین کے نام سے قرض لے کر واپس نہیں کرتا۔ احباب اس سے محتاط رہیں اور اس کو کوئی روپیہ وغیرہ قرض نہ دے اس کے والد اس کی ادائیگی کے ذمہ واری نہیں لیتے۔ حلیہ حسب ذیل ہے۔

عمر ۲۱ سال۔ قد درمیانہ۔ رنگ گندمی۔ چہرہ گول

(قائمقام ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سیکیورٹی کونسل میں مسئلہ کشمیر کے متعلق برطانیہ اور امریکہ کی مشترکہ قرارداد

لیک سکس ۲۱ فروری آج سکیورٹی کونسل کا اجلاس مسئلہ کشمیر پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ جس میں امریکہ اور برطانیہ کے نمائندوں نے ایک قرارداد پیش کی جس میں ایک اور نمائندہ مقرر کرنے کی تجویز کی گئی تا کہ کشمیر میں جلد از جلد استصواب کرایا جائے۔ اس نمائندہ کو اس امر کی ہدایت کی جائے گی کہ وہ تین ماہ کے اندر اندر اپنی رپورٹ پیش کرے۔ قرارداد میں اس امر کا اظہار بھی کیا گیا ہے کہ شیخ عبداللہ گورنمنٹ نے آئین ساز اسمبلی بنانے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ اس اصول کے خلاف ہے جسے طرفین نے مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے لئے بطور بنیاد تسلیم کیا تھا۔ قرارداد کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں نے کشمیر کمیشن کی قراردادوں اور سکیورٹی کونسل کی قرارداد کو قبول کیا اور اس امر کا اظہار بھی کیا کہ جموں و کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ جمہوری طریقے سے کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی نگرانی میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب کرایا جائے۔ لہذا ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کی جنرل کونسل نے جو قرارداد منظور کی جس میں اس امر کی سفارش کی کہ ایک دستور ساز اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے۔ جو جموں و کشمیر کے آئندہ الحاق کی شکل تیار کرے گی یہ قرارداد سکیورٹی کونسل اور دونوں حکومتوں کے مسلمہ اصول کے سراسر خلاف ہے۔

(۲) سکیورٹی کونسل سر اوون ڈکسن کا استعفیٰ ان کی درخواست پر منظور کرتی ہے۔ اور ان کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ انہوں نے خلوص اور ایثار سے اپنے مشن کو کامیاب بنانے کے لئے سعی کی۔

(۳) ہندوستان اور پاکستان کے لئے ایک نمائندہ سر اوون ڈکسن کی جگہ قائم کیا جاوے

(۴) اقوام متحدہ کو یہ ہدایت کی جائے کہ وہ ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کے ساتھ ان اختلافات کو . . . . . دور کرنے کے لئے صلاح مشورہ کرے

(۵) ریاست جموں و کشمیر میں فوجوں کو نکالنے کے لئے ان تجاویز پر عمل کرے۔ جو سر اوون ڈکسن نے اپنی رپورٹ میں پیش کی ہیں۔ اگر اس میں تبدیلی یا ردو بدل کی ضرورت ہو۔ تو اقوام متحدہ کا نمائندہ یہ تبدیلی کرے۔

(۶) ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کے سامنے ایک جامع پروگرام رکھے۔ جو جموں و کشمیر کی ریاست میں استصواب کرانے کے متعلق ہو۔ اور اس پروگرام پر دونوں حکومتوں کی منظوری حاصل کرے۔ تا کہ ان دونوں حکومتوں نے جو وعدہ جموں و کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے متعلق کیا ہے اسے جامۂ عمل پہنایا جائے۔ یعنی ریاست جموں و کشمیر میں عوام کو آزادانہ رائے کے اظہار کا موقع دیا جا سکے۔

(۷) اقوام متحدہ کے نمائندے کے اختیارات دونوں حکومتوں کے ساتھ مذاکرات کرنے اور استصواب کے لئے فوجیں نکالنے کے [illegible] کرنے کے متعلق ہوں گے

(۸) سکیورٹی کونسل دونوں پارٹیوں سے اس امر کا مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے نمائندے کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ جو جموں و کشمیر میں فوجوں کو نکالنے اور استصواب کے پروگرام کو جامۂ تکمیل پہنانے کے کام پر مامور کیا جائے گا۔

(۹) سکیورٹی کونسل اقوام متحدہ کے نمائندے کو اس امر کی ہدایت کرتی ہے کہ وہ سکیورٹی کونسل کو اس گفتگو کے نتائج اور سفارشات سے جو وہ مناسب سمجھیں یا جب وہ سمجھیں کہ استصواب کرانے کے فیصلہ کو عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے ہر حالت میں اپنے تقرر کے تین ماہ بعد تک وہ مطلع کریں۔

(۷) طرفین سے مطالبہ کرتی ہے کہ اگر اقوام متحدہ کے نمائندے کے ساتھ مذاکرات میں وہ متفق نہ ہو سکیں۔ تو وہ اس امر کو تسلیم کر لیں کہ تمام اختلافات کا فیصلہ ثالثی سے کیا جائے۔ اس قسم کی ثالثی ایک ثالث یا ثالثوں کی جماعت جس کا تقرر بین الاقوامی عدالت دونوں پارٹیوں کی باہمی صلاح مشورہ کرنے کے بعد عمل میں لائے گی۔

(۸) سکیورٹی کونسل یہ قرار پاتی ہے کہ فوجی مبصر پہلے کی طرح متارکۂ جنگ کا دھیان رکھیں۔

(۹) ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس بات کا پھر یقین دلائیں کہ متارکہ جنگ جاری رہے گا . . . . دونوں پارٹیاں ایسی حرکت سے احتراز کریں۔ جس سے پر امن اور منصفانہ حل کی راہ میں روکاوٹیں پیدا ہوں اور آشتی و امن کی فضا قائم کریں

قرارداد کے متعلق چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا ردّ عمل

لیک سکیس ۲۱ فروری۔ سر ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے ایک انٹرویو کے دوران میں فرمایا کہ قرارداد کے متعلق میرا اولین ردّ عمل مایوسی ہے۔ آج ہندوستانی اور پاکستانی ڈیلیگیشن نے بتایا۔ کہ وہ ابھی تک اپنی اپنی حکومتوں کے ردعمل کا انتظار [illegible] ہیں۔ ہندوستانی ترجمان نے بتایا۔ کہ ہندوستان کی حکومت کا ردعمل چند دنوں تک ہی معلوم ہوگا۔

پاکستان کا خیال رکھو!

لندن (ہوائی ڈاک سے) "ڈیلی ایکسپریس" ایک مختصر سے اداریہ میں لکھتا ہے "پاکستان کا خیال رکھو۔ وہ آج صنعتی لحاظ سے کمزور ہے۔ اور برطانیہ سے مدد کی توقع رکھتا ہے۔ لیکن وہ ذرائع کے لحاظ سے عظیم ہے، اور اثر و رسوخ کے اعتبار سے عظیم تر ہے۔ آگے چل کر یہی اخبار لکھتا ہے۔ اگر بہت سے سیاست دانوں کی یہ پیشگوئی درست ہے کہ دنیائے اسلام ایک بار پھر پوری طاقت اور ایمان کے ساتھ کمیونزم کے مقابلے پر اٹھے گی۔ تو پاکستان ہی اس کا قدرتی رہنما ہوگا۔ (پ۔ ا۔ س)

دق کا مرض ختم کیا جا سکتا ہے

لندن ۲۲ فروری۔ ایک پشت میں تپ دق کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ یہ رائے ڈاکٹروں اور ٹریڈ یونین والوں پر مشتمل ایک کمیٹی کی ہے۔ جو اس مرض کے علاج اور انسداد کی کوششوں میں اضافہ کے لئے قائم کی گئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ برطانیہ میں ہر ہفتہ تقریباً ۱۰۰ آدمی اس خوفناک مرض سے ہلاک ہو جاتے ہیں (رائٹر)

"الفضل" کا خاص نمبر

زعمائے احرار کی ملتان کانفرنس کی تقریروں پر تبصرہ

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت مکرم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر تالیف و تصنیف نے احراری لیڈروں کی تقریروں پر ایک سیر کن تبصرہ فرمایا ہے۔ اس مضمون میں ان تمام مشہور اعتراضات کے جوابات آ گئے ہیں۔ جن کو آئے دن احراری جگہ بجگہ جلسے کر کے دہراتے پھرتے ہیں۔ ایجنٹ صاحبان اور جماعتہائے احمدیہ کے عہدہ داروں کو اپنی ضرورت کے مطابق فوراً آرڈر دینے چاہئیں۔ الفضل کا یہ خاص نمبر اندازاً ۳۲ صفحات پر مشتمل ہو گا۔ اور قیمت اندازاً ۵ر فی پرچہ ہو گی۔ انشاء اللہ کوشش کی جائیگی کہ اس ماہ کے آخر تک پرچہ احباب کے ہاتھوں میں دیدیا جائے۔ پرچہ محدود تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے۔ اسلئے پہلے آرڈر دینے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ خاص نمبر کیلئے اشتہارات کی جگہ بھی مشتہرین فوری طور پر ریزرو کروالیں اور اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ (مینیجر الفضل)